تحریر: ع۔ز

سیاست دان ابن تیمیہؒ کی نگاہ میں

سیاست دانوں کی تین اقسام ہیں۔ اپنی برتری کے خبطی' اللہ سے ڈرنے والے' میانہ رو لوگ۔ فرمان ابن تیمیہؒ

حضرت امام ابن تیمیہؒ (۱۳۲۸ء' ۷۲۸ھ) آٹھویں صدی کے مجاہد و مجدد ہیں۔ انہوں نے "السیاسة الشرعیة فی اصلاح الراعی والرعیه" کے نام سے ایک چھوٹا سا مضمون تحریر فرمایا۔ جو اپنی جامعیت کے اعتبار سے دنیا بھر میں مشہور ہے۔ انہوں نے اس میں ایک جگہ "سیاستدانوں" کا بھی جائزہ لیا ہے اور ان کے فرائض و کردار پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

اس فرصت میں ہم اس کا ماحاصل پیش کرنا چاہتے تھے کیونکہ یہ وقت کی آواز بھی ہے اور دل کی صدائے دلگداز بھی۔ اس وقت میرے سامنے جو اس کا نسخہ ہے وہ مصر میں "مطبع خیریہ" کا مطبوعہ ہے۔ جو ۱۳۲۲ھ میں طبع ہوا تھا۔

فرمایا سیاست دانوں کی تین قسمیں ہیں۔

اپنی برتری کے خبطی

ایک گروہ وہ ہے جس کو دنیا میں اپنی برتری کا خبط اور تخریبی کارروائیوں کا چسکا ہے۔ ان لوگوں کو عاقبت اور انجام بالکل دیکھائی نہیں دیتا۔

چونکہ ان کا ترکش حیات عمل صالح اور کردار کے تیروں سے خالی ہے۔ اس لئے وہ اپنی اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ رائے رکھتے ہیں کہ اپنی شان و شوکت اور ہر دلعزیزی کو قائم رکھنے کے لئے "داد و دہش" کرنا ضروری ہے۔

یعنی روٹی کپڑے کا جال بچھا کر لوگوں کا شکار کیا جائے اور یہ بھی ممکن ہے۔ پہلے مال ناجائز طریقے سے حاصل کیا جائے چنانچہ پہلے وہ لوگوں کو لوٹتے پھر سیاسی رشوت کے طور پر لٹاتے۔ ان کا کہنا ہے کہ سیاسی رشوت دیئے بغیر کرسی اقتدار

کا تحفظ ممکن نہیں چنانچہ جب کوئی ایسا بے لوث جو کھانے کھلانے کی بات نہیں کرتا آ جاتا ہے۔ تو حکام بالا کی نگاہ کرم بدل جاتی ہے اور اسے معزول کرکے دم لیتے ہیں۔

یہ وہ طبقہ ہے جس نے دنیا کو ہی سبھی کچھ سمجھ لیا ہے اور آخرت کو مہمل جان کر نظر انداز کر دیا ہے اگر توبہ کرکے اصلاح حال کی طرف توجہ نہ دی تو دنیا و آخرت دونوں اعتبار سے ان کا انجام برابر ہو گا۔

اللہ سے ڈرنے والے لوگ

دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو خوف خدا رکھتے ہیں اور اپنے ایمان پر قائم ہیں جو ان کو مخلوق خدا پر ستم ڈھانے اور ناجائز کاموں کے ارتکاب کرنے سے باز رکھتا ہے کہ غلط راہ چلے بغیر سیاست چلتی نہیں۔

بسا اوقات بزدلی' بخیلی اور تنگ ظرفی کے بھی وہ بیمار ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنی دیانتداری کے باوجود کبھی واجب کام چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ جو بعض محرمات کے ارتکاب سے بھی زیادہ سنگین نکلتا ہے۔ خود کیا دوسروں کو بھی واجب سے باز رکھنے کا ارتکاب کر ڈالتے ہیں۔ جو سر تا پا راہ حق مارنے کے مترادف ہوتا ہے۔ بلکہ تاویل کرکے بعض اوقات وہ دینی فریضہ چھوڑنے کے لئے خارجیوں کی طرح مسلمانوں کے خلاف جہاد بھی کر گزرتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے ہاتھوں نہ دنیا کی بگڑی بن پاتی ہے اور نہ ہی دین کامل کی کوئی خدمت ہو سکتی ہے۔ ان کی اجتہادی فروگزاشتوں سے تو درگزر ممکن ہے۔ لیکن ان کی حماقتوں کا کوئی علاج نہیں یہ وہ طبقہ ہے جو سب سے بڑے خسارے میں ہے کہ دنیا میں کھو کر سمجھ رہا ہے کہ وہ خوب کر رہا ہے۔

الذین ضل سعیھم فی الحیوۃ الدنیاوھم یحسبون انھم یحسنون صنعا۔

میانہ رو لوگ

تیسرا گروہ "امت وسط" ہے یعنی وہ محمدیؐ لوگ ہیں۔ جن کا دین محمدیؐ

ہے۔ یہ خاصانِ خدا' نائب رسول کی حیثیت سے قیامت تک لوگوں پر حکمرانی کریں گے۔ ان کا کام یہ ہو گا کہ وہ رفاہ عامہ کے لئے مال خرچ کریں۔ خلق خدا کو نفع پہنچائیں۔ اگر وہ صاحب اقتدار ہوں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ملک و ملت کے احوال کی اصلاح کریں۔ اقامت دین کے لئے کوشاں رہیں اور ان کی دنیا کو تھامنے کی کوشش کریں جو عوام کے دین اور عفت نفس کے لئے ضروری ہے۔ لہٰذا چاہے کہ اس سے زیادہ حرص نہ کریں جس کے وہ مستحق نہیں۔ نیز تقویٰ اور احسان دونوں صفات اپنے اندر جمع کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی معیت ان کو حاصل ہوتی ہے جو متقی ہیں اور پورے حضور قلب کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں۔

ان اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون۔ (السیاسۃ شرعیہ)

حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے سیاست دانوں کی نفسیات' ہیرا پھیری یا خلوص' دلسوزی ان کے کردار اور فرائض کی جو تصویر پیش کی ہے اس کے مطالعہ کے بعد ہمیں اپنے عہد کے سیاست دانوں کے سمجھنے میں بڑی مدد مل سکتی ہے اور جو سیاست دان پر فریب نعروں کی اوٹ میں عوام کا شکار کر رہیں ہیں یا خلق خدا کی دنیا اور دین کے سلسلے میں پر خلوص محنت کر رہے ہیں ان کو آسانی کے ساتھ پرکھا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم خود بھی کچھ کرنا چاہتے ہوں اور خدا کے ہاں اپنی جوابدہی کا احساس بھی رکھتے ہوں۔

بقیہ۔ تبصرہ کتب

اسی بیان کی عملی شکل مجلہ کے مضامین کے مطالعے کے بعد کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ اس جریدے کو ترقی نصیب فرمائے اور ذمہ داران مجلہ کو کماحقہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین